

## 132214-خاوند کی راتے ہے کہ بچوں کو سکول داخل نہ کروایا جائے کیونکہ سکولوں کے حالات خراب ہیں

سوال

میرا ہمیشہ خاوند کے ساتھ اختلاف رہتا ہے، اور اس کا سبب یہ ہے کہ: خاوند بچوں کو سکول داخل نہیں کروانا پاہتا اس کا کہنا ہے کہ:

سکول بچوں کو خراب کر دیتے ہیں، برائے مہربانی آپ بتائیں کہ وتنی اعتبار سے آپ کی رائے کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

بندے پر اللہ کی جانب سے اولاد ایک بہت بڑی نعمت ہے، اور بندے کی گردان میں یہ امانت ہے جس کے بارہ میں اس سے روز قیامت سوال کیا جائیگا، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنًا:

"تم سب ذمہ دار ہو، اور تم سب سے تمہاری ذمہ داری اور رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا کہ وہ اس کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا وہ اس کا جواب ہے، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا اور ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (853) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

والد پر واجب ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ہر برائی اور غلط چیز پاک کر کے چاہے وہ مادی ہو یا معنوی، اور اس سب سے اولی یہ ہے کہ بچوں کے دین اور دین پر التزام کو محفوظ کیا جائے۔

دوم:

مسلمان کے لیے اصل تو یہی ہے کہ وہ نیکیوں اور برائیوں میں موازنہ کرے، اور سلبیات اور لیجایات دونوں میں مقارنہ کرے، اور پھر جو جانب راجح وہ اس پر عمل کرے۔

بلشک و شہ سکولوں کی سلبیات بھی ہیں اور لیجایات بھی، اس لیے سکول کا بچے پر سلبی اثر بھی ہوتا ہے اور لیجایی بھی ہوتا ہے اور مشتبث اثر بھی۔ اکثر والدین سکولوں کے سلبی اور منفی اثر کی شکایات ہی کرتے ہیں، اور واقعہ ایسا ہی ہے جو اکثر دیدار گھر انوں کے لیے مشکل ہے اور وہ اس سے دوچار ہیں، لیکن ان سلبیات اور منفی اثرات پر مسلمان کی ایک امور کے ذریعہ قابو پاسکتا ہے:

اُن کی حفاظت کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ مدد مانگی جائے، اور اللہ کے سامنے عاجزی کی جائے اور پھر اولاد کی حفاظت کے لیے دعا تو ایک عظیم ہتھیار اور اسلام کی حیثیت رکھتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نیک و صالحین کی دعا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿اُور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈیک عطا فرم اور ہمیں مشیوں کا امام و پیشواینا﴾۔ الفرقان (74)۔

اس توضیح کے ساتھ کہ والدین کی اصلاح و نیک ہونے کا اولاد کی اصلاح اور نیک ہونے پر بڑا اثر ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُور رہی دیوار تو یہ دو تیم بچوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے، اور اس دیوار کے نیچے ان کا خزانہ تھا، اور ان کا والد نیک و صالح تھا، چنانچہ تیرے پر وردار نے چاہا کہ جب وہ بالغ ہوں تو تیرے پر وردار کی رحمت سے اپنا خزانہ نکال لیں﴾۔ الکھف (82)۔

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اللہ تعالیٰ بندے کے نیک ہونے کی وجہ سے اس کی موت کے بعد اس کی اولاد کی حفاظت فرماتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان میں کہا گیا ہے :

﴿اور ان دونوں کا والد نیک و صالح تھا﴾۔

ان دونوں کی حفاظت والد کے نیک و صالح ہونے کی وجہ سے ہوئی تھی "انتہی

دیکھیں : جامع العلوم والحكم (186)۔

ب والدین کا بچے کی تربیت اور پرپوش میں دخل ہوا اور صرف انہوں نے سکول پر بھی بچے کو نہ چھوڑ دیا ہو، اس لیے والد کو چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ مسجد میں لے کر جائے اور انہیں حفظ قرآن کی کلاسز میں داخل کرائے، اور علمی دروس میں بھائی، اور ان کے دلوں میں دین کی محبت جائزیں کرے، اور اسی طرح ماں اپنی بیٹیوں کے ساتھ بھی یہی طریقہ اختیار کرے، کیونکہ ماں اور باپ دونوں کے واجبات میں شامل ہوتا ہے۔

ج والد اپنی اولاد کی نگرانی کرے، اور سکول میں بھی سلسل نگرانی رکھے، اور اس کے اسامنہ کے ساتھ مل کر نگرانی کرے، اور اسی طرح طلبہ کے ساتھ بھی، اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی نرمی کے ساتھ را ہمنا کرے اور انہیں نصیحت بھی کرتا رہے، اور ترغیب و ترہیب کا اسلوب استعمال کرے۔

دسر کاری سکھوں کی بجائے ان سکھوں اور مدرسوں میں بچے کو داخل کرے جو اسلامی مدارس اور سکول ہوں اور دینی امور کو اہمیت دیتے ہوں، اور اس میں بھی اسے اچھے سے اچھا سکول اور مدرسہ اختیار کرنا چاہیے، الحمد للہ یہ بہت زیادہ ہیں۔

اور اگر والد بچے کی فیس ادا نہیں کر سکتا تو پھر وہ کوئی ایسا مدرسہ اور سکول تلاش کرے جو بہتر ہو اس کے لیے وہ لوگوں سے مشورہ بھی کرے اور دریافت بھی کرے کہ کونسا اچھا سکول اور مدرسہ ہے۔

حوالدین کو کوشاں کریں اور حرص رکھیں کہ بچہ سکول اور مدرسہ میں کسی اچھے نیک و صالح طالب علم کو اپنا دوست بنائے، اور اسی طرح ملکے میں بھی کوئی اچھا دوست ہو۔

وہ اس طرح کہ مسجد کے ساتھیوں میں سے یا پھر حفظ قرآن کریم کی کلاس میں سے یا پھر قبل اعتماد رشته دار میں سے ہو۔

والدین کو کو شش کریں کہ ان کے اولاد کے مابین کوئی خلا نہ ہو، وہ اس طرح کہ مثال کے طور پر اگر کوئی مشکل اور پر بلم ہو تو اولاد جلدی سے والدین کے سامنے رکھے، یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ ایسا ہو تو والدین اولاد کے مابین کوئی خلا نہیں ہوتا۔

شاید یہ ہے کہ : سب سے عظیم اور بڑی مسولیت اور ذمہ داری اولاد کی ذمہ داری ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کا قول ہے :

"جس شخص نے اپنی اولاد کو فائدہ اور نفع مند تعلیم دلانے میں کوئی تابی سے کام لیا اور اسے ویسے ہی یکار چھوڑ دیا تو اس نے اولاد کے ساتھ بست ہی بر اسلوک کیا۔

اکثر بچوں میں فساد اور خرابی ان کے باپوں کی کوئی تابی کی وجہ سے آتی ہے کہ وہ ان کا خیال نہیں کرتے، اور انہیں تعلیم نہیں دلاتے، اور دین کے فرائض اور سنن نہیں سمجھاتے، اس طرح انہوں نے اپنی اولاد کو ضائع کر دیا" انتہی

دیکھیں : تہذیب المودود (229)۔

پھر اس کے بعد ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اگر انسان اپنے بچوں کو سکول سے ہٹانے پر مجبور ہو جائے تو اصل میں اسے بچوں کو سکول سے نکالنے سے قبل کوئی مناسب حل نکالنا چاہیے کہ اس سکول کے بد لے کوئی اور سکول تلاش کر لیا جائے تاکہ اولاد ضائع نہ ہو جائے۔

خاص کر ہم نے دیکھا ہے کہ جو شخص ورع اختیار کرتے ہوئے سکول کو چھوڑ دیتا ہے اس کی اولاد ضائع ہو کر ملی ویزنا دیکھنے یا پھر گلیوں میں گھومنے لگتی ہے، اور وہ جمالت کی ندیوں میں غوطے کھاتے ہوئے جمالت میں ہی غرق ہو جاتے ہیں۔

اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا مشغله لوب عب بکثرت ہو جاتا ہے، اور وہ کچھ نہیں کرتے، بلکہ بچوں کو نقصان پہنچ کی بنا پر والد گھنگار ٹھرتا ہے۔

اس لیے ہماری والد کو نصیحت ہے کہ وہ اپنی اولاد کو سرکاری سکول میں داخل کرانے سے مت روکے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اس کے منفی اثرات کو ختم کرنے کی کو شش کرے اور حسب استطاعت اس کی سلبیات کا علاج کرنے کی کو شش کرے۔

ہم ہم کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ سے مدد طلب کرتی ہوئی اللہ رب العزت سے دعا کرے اور اس کے ساتھ ساتھ خاوند کے ساتھ بات چیت بھی کرے، اور اس سے مناقشہ اور سعث بڑے نرم رویہ کے ساتھ دلیل دے کر کرے تاکہ وہ مطمئن ہو جائے۔

اور اسے اپنے خاندان والوں میں سے عقل و دانش اور خیر و صلاح والے شخص سے معاونت حاصل کرنی چاہیے تاکہ وہ اس سے بات چیت کرے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حفاظت فرمائے، کیونکہ اسی سے امیدیں والستہ ہیں، اور ہماری اولاد کی بھی ہر برائی سے حفاظت فرمائے۔

واللہ اعلم۔